کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

مرکز جهانی علوم اسلامی
جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی فقه ومعارف اسلامی

پایان نامه کارشناسی ارشد

رشته فقه ومعارف اسلامی

عنوان:

ترجمه کتاب نقش تقیه در استنباط بزبان اردو

مؤلف:

نعمة الله صفری

استاد راهنما:

حجة الاسلام سید ولی الحسن رضوی

استاد مشاور:

سیدشجاعت حسین رضوی

دانش پژوه:

سیدمحمداطهررضوی

سال ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ٤٤٤
تاریخ ثبت:

◙ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

◙ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

وقال رجل مؤمن من آل فرعون يكتم إيمانه......

اہم کومہم پر ترجیح دینا ہر سلیم عقل کا پیشہ ہے اسی لئے مومن آل فرعون نے حفظ جان کے لئے اظہار پر کتمان کو اختیار کیا، اوراس رویہ کولسان شرع اہل البیت علیہم السلام میں تقیہ کہتے ہیں۔

قارئین کرام کے سامنے میں جو کاوش ہے تین حصوں پر مشتمل ''نقش تقیہ در استنباط'' یعنی فقہی احکام کے استنباط میں تقیہ کا کردار کے پہلے حصے کا اردو ترجمہ ہے، اس کو میں کائنات کے سردار، دین محمدی کے علمبردار، جانشین حیدر کرار، امام عصر عالی وقار عجل اللہ تعالی لہ الاظہار کی بارگاہ اقدس میں جو تقیہ کی طرح پردہ انتظار میں حکم ظہور کے منتظر ہیں لڑکھڑاتے قدموں، لرزتے ہاتھوں اور کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ پیش کرتا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ شاید آپ کا لطف خاص اس عاصی پر معاصی کے شامل حال ہوجائے۔ انشاء اللہ

ساتھیو! آؤ اٹھو اُس در دولت پہ چلیں   چیونٹی آکے جہاں رشک سلیماں ہوجائے

الاحقر

سید محمد اطہر رضوی

تقدیر و تشکر

من لم یشکرالمخلوق لم یشکرالخالق

اولاًکمال سپاس وتشکر خودرا به درگاه قدس رب العالمین که نعمت بزرگ قلم را به انسانها آموخت ونیروی شگرف تفکرواندیشه را به ما آدمیان ارزانی داشت تقدیم می نمایم .

از آنجا که ((هرکس تشکرمخلوق به جانیاوردرواقع تشکر خالق رابه جا نیاورده است))ثانیاًبنده ازهمه فضلاء وعلماء واساتیدکه اینجانب رادرامر ترجمه یاری نموده اندتقدیروتشکرمی نمایم بالاخص ازاستاد محترم راهنماحجة الاسلام والمسلمین سیداسد عالم نقوی واستاد محترم مشاورحجة الاسلام والمسلمین سیدشجاعت حسین رضوی که ازراهنمودهای مفید خودشان بنده رامورد لطف مدام خودقرارداده اندوازهمه بیشترباید ازمسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی تشکر وقدردانی می کنم وبر این باورم که طلاب عزیزوارجمندتا آخرعمرمبارک شان هرتحقیق وترجمه ای راکه انجام خواهند داد مسئولین محترم درثواب آن شریك خواهندبود در آخر خداوندجل وعلاتوفیق فراوان برای طلاب ،اساتیدومسئولین محترم مسئلت می نمایم .

چکیده مطالب

خلاصه فصل ها از این قرار است

فصل اول:

تعریف وکاربردواژه تقیه:

در این فصل ابتدا مفهوم تقیه با توجه به کتاب ،سنت ولغت مشخص شده وسپس به بررسی بعضی از کلماتی می پردازیم که درمورد مختلف به جای این کلمه به کاررفته وبعضی آن ها رالغت مترادف با تقیه دانسته اند،سپس در صدد بیان تعریف ((تقیه در حکم)) بر می آییم.

فصل دوم:

تاریخچه تقیه:

در این فصل تاریخچه تقیه ونیزتقیه در حکم درفقه شعیه با استفاده از آیات و روایات ازپیش از اسلام تاپایان غیبت کبراء بررسی می شود.

فصل سوم:

ادلّه مشروعیت تقیه وشبهات وارد بر آن:

در این فصل ضمن بررسی تاریخچه شبهه اندازی پیرامون تقیه به ذکرشبهات وبه خصوص شبهات وارد بر تقیه در حکم خواهیم پرداخت وباتجزیه وتحلیل آن هادرصورت امکان درصدد ارائه جواب مناسب خواهیم بود.

فصل چهارم:

تقسیمات تقیه:

در این فصل بررسی علل مختلف تقیه در سنت ائمه معصومین علیهم السلام همانند حفظ جان امام ،حفظ جان اصحاب ،جلوگیری از طعن مخالفان برشعیه ،همراهی و مدارات با اهل سنت پرداخته می شود اقسام تقیه و به خصوص تقیه مداراتی نیز دراین فصل بررسی خواهد شد.

فہرست مطالب

مقدمہ.. ۱

پہلی فصل

تعریف تقیہ اور اس کا محل

تقیہ کی تعریف اور احکام فقہی میں اس کا محل.......................... ۴
﴿الف﴾ تقیہ کے لغوی معنی.. ۴
﴿ب﴾ تقیہ کے اصطلاحی معنی.. ۶
﴿۱﴾ شیعوں کی نظر میں تقیہ کی اصطلاحی تعریف.......................... ۸
﴿۲﴾ اہل سنت کی نظر میں تقیہ کی اصطلاحی تعریف.......................... ۱۱
﴿۳﴾ صحیح تعریف.. ۱۳
﴿ج﴾ احکام فقہی سے مربوط تقیہ کی تعریف.......................... ۱۵
﴿د﴾ تقیہ اور اس کی مانند چند اصطلاحیں.......................... ۱۶
﴿۱﴾ تقیہ اور توریہ.. ۱۶
﴿۲﴾ تقیہ اور جبر.. ۱۹
﴿۳﴾ احکام فقہی میں تقیہ کا محل.......................... ۲۱
﴿۴﴾ احکام فقہی اور احکام حکومتی کے درمیان تقیہ کی نسبت.............. ۲۲
قرآن کریم اور روایات میں تقیہ کا محل.......................... ۲۵
﴿الف﴾ قرآن کریم میں لفظ تقیہ.. ۲۵
﴿ب﴾ روایات میں لفظ تقیہ.. ۲۶

ب

دوسری فصل

تقیہ کی تاریخ

تقیہ اسلام سے پہلے...۳۴

تقیہ زمانہ معصومینؑ میں...۳۶

﴿الف﴾ تقیہ زمانہ پیغمبرؐ میں..۳۷

﴿ب﴾ تقیہ زمانہ حضرت علیؑ میں...۳۹

﴿ج﴾ امام حسنؑ، امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ کے زمانے میں تقیہ.....۴۶

﴿د﴾ زمانہ امام محمد باقرؑ میں تقیہ..۴۹

﴿ھ﴾ زمانہ امام جعفر صادقؑ میں تقیہ......................................۵۷

﴿۱﴾ سیاسی مسائل میں تقیہ...۵۹

﴿۲﴾ معاشرتی مسائل میں تقیہ..۶۴

﴿۳﴾ فقہی مسائل میں تقیہ...۶۹

﴿۴﴾ کلامی مسائل میں تقیہ..۷۶

﴿و﴾ زمانہ امام موسیٰ کاظمؑ میں تقیہ......................................۸۱

﴿۱﴾ سیاسی مسائل میں تقیہ...۸۳

﴿۲﴾ معاشرتی مسائل میں تقیہ..۸۵

﴿۳﴾ فقہی مسائل میں تقیہ...۸۵

﴿۴﴾ کلامی مسائل میں تقیہ..۸۸

﴿ز﴾ زمانہ امام علی رضاؑ میں تقیہ...۸۹

﴿۱﴾ سیاسی مسائل میں تقیہ.......................۹۱
﴿۲﴾ معاشرتی مسائل میں تقیہ.......................۹۲
﴿۳﴾ فقہی مسائل میں تقیہ.......................۹۲
﴿۴﴾ کلامی مسائل میں تقیہ.......................۹۴
﴿ح﴾ زمانۂ امام محمدؑ تقی میں تقیہ.......................۹۵
﴿ط﴾ زمانۂ امام علی نقیؑ میں تقیہ.......................۹۷
﴿ی﴾ زمانۂ امام حسن عسکریؑ میں تقیہ.......................۱۰۰
﴿ک﴾ زمانۂ حضرت حجت ابن الحسن عجل اللہ تعالیٰ فرجہ میں تقیہ.......................۱۰۵
﴿۱﴾ ابوعمرو عثمان بن سعید عمری.......................۱۰۶
﴿۲﴾ ابوجعفر محمد بن عثمان.......................۱۰۶
﴿۳﴾ ابوالقاسم حسین بن روح.......................۱۰۷
﴿۴﴾ علی بن محمد سمری.......................۱۰۸

تیسری فصل

تقیہ کے جائز ہونے کی دلیلیں اور اس سے متعلق شکوک وشبہات

تقیہ کے جائز ہونے کی دلیلیں.......................۱۱۲
﴿الف﴾ فطرت.......................۱۱۳
﴿ب﴾ عقل.......................۱۱۶
﴿۱﴾ ضرر ونقصان کا ازالہ.......................۱۱۶
﴿۲﴾ مہم پر اہم کو مقدم کرنا.......................۱۱۷

﴿ج﴾عقلاء کی سیرت وروش......۱۲۰

﴿د﴾آیات قرآنی......۱۲۲

﴿۱﴾آیات کا تقابلی مطالعہ......۱۲۳

۱/۱۔سورہ آل عمران، آیت:۲۸......۱۲۳

۲/۱۔سورہ نحل، آیت:۱۰۶......۱۲۶

۳/۱۔سورہ غافر (مومن) آیت:۲۸......۱۲۷

﴿۲﴾آیات تضمنی......۱۲۸

۱/۲۔سورہ بقرہ، آیت:۱۹۵......۱۲۸

۲/۲۔سورہ حج، آیت:۷۸......۱۲۸

۳/۲۔سورہ بقرہ، آیت:۱۸۵......۱۲۹

﴿ح﴾روایات......۱۲۹

﴿و﴾اجماع......۱۳۴

﴿ز﴾سیرۂ متشرعہ......۱۳۵

اعتراضات......۱۳۸

﴿الف﴾تقیہ کے بارے میں اعتراضات کی مختصر تاریخ......۱۳۸

﴿ب﴾اعتراضات کے اقسام......۱۴۱

﴿۱﴾جواز تقیہ پر ہونے والے اعتراضات......۱۴۲

۱/۱۔تقیہ اور جھوٹ......۱۴۲

۲/۱۔تقیہ اور نفاق......۱۴۷

۳/۱۔امر بالمعروف ونہی از منکر کے ساتھ تقیہ کا ٹکراؤ......۱۵۰

۴/۱۔تقیہ جہاد کے ساتھ منافات رکھتا ہے؟..........۱۵۲

۵/۱۔تقیہ کے ساتھ آیات تبلیغ کا ٹکراؤ..........۱۵۳

۶/۱۔کیا تقیہ ذلت کا باعث ہے؟..........۱۵۶

﴿۲﴾امام معصومین علیہم السلام کے تقیہ سے مربوط اعتراضات..........۱۵۶

۱/۲۔امام کے لئے فرائض کی ادائیگی میں تقیہ ایک رکاوٹ ہے..........۱۵۷

۲/۲۔روایت ''سلونی قبل ان تفقدونی'' سے تقیہ منافات رکھتا ہے؟!..........۱۵۹

۳/۲۔تقیہ،کلام امام میں بے اعتمادی کا باعث ہے..........۱۶۰

۴/۲۔تقیہ،حلال کے حرام اور حرام کے حلال ہونے کا باعث..........۱۶۱

۲/۵۔شجاعت اور تقیہ..........۱۶۲

۶/۲تقیہ کے بجائے سکوت..........۱۶۴

۲/۷۔تقیہ کے بجائے توریہ..........۱۶۶

۲/۸۔اسلام کے زمانہ عروج میں امام جعفر صادقؑ کا تقیہ..........۱۶۷

۹/۲۔تقیہ اور عصمت..........۱۶۸

۱۰/۲۔تقیہ اور علم امام..........۱۷۳

۱۱/۲۔تقیہ اور دین کا دفاع..........۱۷۹

﴿۳﴾شیعوں کے تقیہ پر ہونے والے اعتراضات..........۱۸۰

۱/۳۔تقیہ اصول دین میں ہے..........۱۸۰

۲/۳۔تقیہ بدعت ہے..........۱۸۲

۳/۳۔تقیہ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی پیروی میں تناقض..........۱۸۲

۴/۳۔چوتھی صدی ہجری میں تقیہ کا ظہور..........۱۸۴

و

۳/۵۔ تقیہ ایک مخفی سازش.......................... ۱۸۵

۳/۶۔ تقیہ اسلامی بھائی چارگی میں رکاوٹ ہے.......................... ۱۸۶

چوتھی فصل

تقیہ اور اس کے اقسام

تقیہ کے اقسام کی مختصر تاریخ.......................... ۱۸۹

تقیہ کی تقسیم کا فائدہ.......................... ۱۹۳

موضوع کے لحاظ سے تقیہ کی قسمیں.......................... ۱۹۵

﴿الف﴾ تقیہ کی تقسیم اس کی شکل اور کیفیت کے لحاظ سے.......................... ۱۹۶

۱۔ تقیہ حق کے کتمان کے لئے.......................... ۱۹۶

۲۔ تقیہ حق کے اظہار کے لئے.......................... ۲۰۱

﴿ب﴾ تقیہ کے اسباب کی بنا پر تقیہ کی قسمیں (تقیہ کے مقاصد).......................... ۲۰۲

﴿۱﴾ تقیہ حالت خوف و تحفظ کے لئے.......................... ۲۰۲

۱/۱۔ دین کی حفاظت کے لئے.......................... ۲۰۳

۲/۱۔ جان کی حفاظت کے لئے.......................... ۲۰۴

۳/۱۔ مال کی حفاظت کے لئے.......................... ۲۰۷

۴/۱۔ عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے.......................... ۲۰۸

﴿۲﴾ تقیہ مدارات کے لئے.......................... ۲۰۸

۱/۲۔ اتحاد بین المسلمین کے لئے.......................... ۲۰۹

۲/۲۔ شیعوں کے حالات سازگار ہونے کے لئے.......................... ۲۱۱

۲/۳۔ مذہب تشیع کی عزت وآبرو کے لئے..................................۲۱۲

۲/۴۔ مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی اور بھائی چارگی کی زندگی............۲۱۴

﴿ج﴾ تقیہ کی تقسیم تقیہ کرنے والو کے لحاظ سے..............................۲۱۸

﴿د﴾ تقیہ کی تقسیم تقیہ کا باعث بننے والوں کے لحاظ سے.........................۲۲۱

﴿۱﴾ کفار سے تقیہ...۲۲۱

﴿۲﴾ مسلمانوں سے تقیہ...۲۲۱

۲/۱۔ غیر مسلک افراد سے تقیہ..۲۲۲

۲/۲۔ ہم مسلک افراد سے تقیہ...۲۲۵

﴿ہ﴾ تقیہ کی تقسیم تقیہ کے محل کے لحاظ سے...................................۲۲۹

﴿۱﴾ اصول دین میں تقیہ...۲۲۹

﴿۲﴾ فروع دین میں تقیہ...۲۳۱

تحقیق کا خلاصہ..۲۳۳

فہرست منابع ومآخذ..۲۳۶

مقدمہ:

تقیہ کیا ہے؟ اسکے اہداف کیا ہیں؟ اس کا دائرہ کیا ہے؟ کیا یہ صرف اور صرف مذہب تشیع سے متعلق ہے؟ یا یہ کہ خود اسلام نے اسکا حکم دیا ہے؟ تاریخ کے طویل دور میں مذہب تشیع پر اسکے کیا اثرات رہے ہیں؟ کیا فقہ تشیع میں اس مسئلہ نے کوئی اہم کردار ادا کیا ہے؟ کیا ہم اسکے اثرات کو فقہا وعلماء اور عام انسانوں کی زندگی میں مشاہدہ کر سکتے ہیں؟ وغیرہ۔۔۔

یہ تمام سوالات جو ذکر کئے گئے یا تقیہ سے متعلق اور دوسرے بہت سے سوالات اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ ایک نہایت ہی اہم اور خاص مسئلہ ہے۔ تاریخ میں بہت سے علماء ودانشوروں نے اس موضوع پر اور اسکے مختلف پہلوؤں کے سلسلہ میں تحقیق و بحث کی ہے اور مختلف کتابیں اسکی حمایت یا مخالفت میں تحریر کی ہیں۔

زیادہ تر اہل سنت نے اس کی مخالفت کی ہے، انکا یہ کہنا ہے کہ یہ مسئلہ (تقیہ) صرف اور صرف شیعوں سے تعلق رکھتا ہے اور مذہب تشیع پر مرتب ہونے والے اس مسئلہ کے نتائج واثرات کی بنیاد پر کافی تحقیق ہوئی ہے اور نتیجہ میں انھوں نے مسئلہ کو نا قابل قبول قرار دیتے ہوئے اسکے اوپر کافی اعتراضات وارد کئے ہیں۔

جبکہ اسکے مقابل اہل تشیع نے اس مسئلہ کو ایک قرآنی اور عقلی اصول قرار دیا ہے اور اس بات کی شہرت کہ اہل تشیع تقیہ کے اصول کو قبول کرتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ ہمیشہ مذہب تشیع کے ماننے والے سیاسی دباؤ میں رہے ہیں اور یہ مذہب تشیع تاریخ میں ہمیشہ مظلوم رہا ہے، شیعہ علماء نے

اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے بعد اسکی مختلف زاویہ سے تحقیق کی ہے، بالخصوص فقہی نقطہ نظر سے کہ اگر کسی مسلمان کے ساتھ یہ مسئلہ پیش آئے تو اسکا شرعی فریضہ کیا ہے؟ اگر چہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے اب تک تاریخ میں ہمیشہ اہل تشیع کی طرف سے کثیر تعداد میں اس عنوان پر رسالہ لکھے جا چکے ہیں۔

لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اب بھی تقیہ سے متعلق بہت سے سوالات موجود ہیں جنکا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے یا جواب تو دیا گیا ہے مگر دقیق اور مناسب نہیں، جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے حوالہ سے بڑی تعداد میں رسالہ تحریر کئے جا چکے ہیں۔

اور ان تمام سوالات میں سے ایک سوال یہ ہے کہ تقیہ نے فقہ تشیع میں کیا اثر چھوڑا ہے اور کیا کردار ادا کیا ہے؟ جیسا کہ جب ہم فقہی کتابوں کی طرف مراجعہ کرتے ہیں جیسے جواہر الکلام اور الحدائق الناضرۃ وغیرہ کی طرح اور اسی طرح جب احادیث کی کتابوں کی طرف مراجعہ کرتے ہیں جیسے تہذیب الاحکام اور وسائل الشیعہ وغیرہ کی طرف کہ جس میں صرف فقہی روایات کا ذکر ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہزاروں روایات جو ان کتابوں میں ہیں تقیہ پر دلالت کرتی ہیں۔

پہلی فصل

تقیہ کی تعریف اور اس لفظ کا محل

تقیہ کی تعریف اور احکام فقہی میں اس کا محل استعمال

﴿الف﴾ تقیہ کے لغوی تعریف: لغت میں تقیہ کی ہم دو طرح سے تعریف کر سکتے ہیں ایک مادّہ کے لحاظ سے اور دوسرے ہیئت کے اعتبار سے۔ مادّہ کے لحاظ سے تقیہ کے اصلی حروف ''وقی'' ہیں لیکن اس کا واو تاء میں تبدیل ہو گیا ہے اس بنا پر تقیہ اصل میں وقیہ تھا، جیسا کہ لغت تقویٰ میں بھی تقویٰ دراصل وقیٰ تھا اس کا واو بھی تاء میں تبدیل ہوا اور تقویٰ ہو گیا، اس کا مصدر ثلاثی مجرد (وقیٰ اور وقایہ) ہے اور لغت میں اس کے معنی ''صیانت'' ''حفاظت'' اور ''بچاؤ'' کے ہیں (۱)

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر مترجمین نے اس کلمہ کے ترجمہ میں غلطی کی ہے، جیسا کہ تقویٰ کے معنی میں بھی لوگ غلطی کا شکار ہوئے ہیں غلطی یہ ہے کہ ان لوگوں نے تقیہ کا اصل معنی پرہیز سمجھ لیا ہے جب کہ بعض مقامات پر تقیہ کے معنی چھپا کر کام انجام دینا بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ لغت نامہ دہخدا میں تقیہ کے چھ معنی بیان کئے گئے ہیں:

تقیہ: پرہیز کرنا، بچنا، پرہیز گاری، اپنے مذہب کا چھپانا..... وغیرہ (۲)

لغت نامہ معین میں بھی جو فارسی زبان میں ہی ہے تقیہ کے معنی پرہیز کرنا، پرہیز گاری اور

---

(۱) ابن منظور، لسان العرب ج:۱۵، و، ۳۷۷، وراغب اصفہانی، معجم مفردات الفاظ القرآن، ص:۵۶۸

(۲) علی اکبر دہخدا، لغتنامہ: ج:۱۵ ص:۸۵۸

اورخودداری وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔(۱)

قرآنی لغت نامہ میں تقیہ کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

تقیہ: پرہیز کرنا، آزادی کی جستجو، زبانی انکار نہ کہ قلبی۔(۲)

استاد شہید مطہریؒ نے تقویٰ کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے تقیہ کے معنی کو بیان کیا اور کہا کہ اکثر مترجمین نے لغت کے ترجمہ میں غلطیاں کی ہیں اور پھر شہید نے لغت ''وقی'' کے معنی حفظ و صیانت ونگہداری کے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تقیہ کے معنی ڈرنا یا پرہیز کرنا نہیں ہے لیکن چونکہ دیکھنے میں آتا ہے کہ صیانت کا لازمہ کسی چیز کو ترک کرنا یا پرہیز کرنا ہے اور اسی طرح غالباً صیانت اور حفظ نفس کا لازمہ خائف ہونا اور بچنا ہے یہ مادہ (وقی) مجازاً بعض جگہوں پر ''پرہیز'' کے معنی میں اور بعض دیگر مقامات پر خوف اور ڈر کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔(۳)

شہید مطہریؒ کی نظر میں تقویٰ کے صحیح معنی ''اپنے کو بچانے'' کے ہیں۔(۴)

ہم یہاں پر تقیہ کے مادہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس کے بہترین معنی ''اپنی حفاظت'' اور ''صیانت'' سمجھتے ہیں اور لغت میں جو مطلب زیادہ استعمال ہوا ہے وہ ''اپنے کو بچانا'' ہے لیکن بعض دیگر مقامات پر اس کے اور دوسرے معنی زیادہ کئے گئے ہیں، جیسے دوسروں کو نجات دینا مخصوصاً اپنے دینی بھائی کو یا اور دوسری جگہ پر بچانے اور حفظ دین کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اس کے علاوہ اور بھی معنی روایات میں استعمال ہوئے ہیں۔

---

(۱) فرہنگ فارسی معین، ج:۱ص:۱۱۲۳

(۲) محمد جعفر یاحقی، فرہنگ نامہ قرآنی، ج:۲ص:۵۲۵

(۳) شہید مرتضیٰ مطہری، دہ گفتار ص:۱۶

(۴) شہید مرتضیٰ مطہری، دہ گفتار ص:۱۷

ان تمام بحثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ تقیہ کا ترجمہ اور معنی، پرہیز کرنا، چھپانا اور احتیاط کرنا فقط چند ہی جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔ تقیہ کا معنی ''خودداری کرنا'' ایک غلط معنی ہے۔ لیکن ھیئت اور صیغہ کے لحاظ سے کلمہ تقیہ ''فعیلۃ'' کے وزن پر ہے اور اس کے مصدر یا اسم مصدر ہونے میں اختلاف ہے۔

مصدر اور اسم مصدر میں فرق:

﴿۱﴾ مصدر، حدث (کسی کام، عمل، فعل کا ہونا) کے لئے اس توجہ کے ساتھ اس کے کام کی نسبت فاعل اور مفعول کی جانب وضع ہوئی ہو، اسی لئے جملہ میں استعمال کے وقت فاعل اور مفعول کا معین کرنا ضروری ہے۔

لیکن اسم مصدر صرف اور صرف حدث (من حیث ھو) کے لئے ہے اور اس کے لئے استعمال کے وقت اسے فاعل اور مفعول کی کوئی ضرورت نہیں۔(۱)

﴿۲﴾ مصدر حدث کے لئے ہے اور اسم مصدر اس چیز کے لئے ہے جو اس حدث سے حاصل ہوتی ہے، مثلاً اغتسال وغسل.........

تقیہ مصدر ہو یا اسم مصدر، ثلاثی مجرد ہے نہ کہ ثلاثی مزید، اور وہ تاء جو اس پر آئی ہے (تقیہ) وہ تاء وحدت ہے۔(۲)

﴿ب﴾ تقیہ کے اصطلاحی معنی:

تقیہ کی بعض دوسرے علوم جیسے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، قواعد فقہ و کلام میں

---

(۱) بیشتر معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب النحو الوافی، ج: ۳ ص: ۲۰۹۔۲۱۰، کی طرف رجوع فرمائیں

(۲) آیۃ اللہ جوادآملی کے تفسیر کے درس سے اس مطلب کو ذکر کیا ہے، سورہ آل عمران، آیت: ۲۸، کے ذیل میں۔